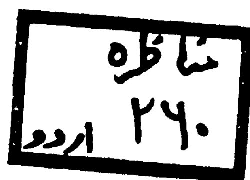

شمارہ
۲۶۰
اردو

از دفتر امامیہ مشن - حسین آباد - لکھنؤ

وکلام

۲۰

امامیہ مشن کا چھیانواں تبلیغی رسالہ

سعد اور علیؑ

مہ

۲

بہ سرفراز قومی پریس وکٹوریہ اسٹریٹ لکھنؤ

قیمت ایک آنہ تعداد طبع دس ہزار خرچہ ڈاک دو پیسہ

امامیہ مشن بلڈنگ فنڈ
اور
اسکی ضرورت



بحمد اللہ آپکا یہ دینی و تبلیغی مشن جسطرح ترقی کے منازل طے کر رہا ہے اسکی اطلاعات آپکو اخبارات کے ذریعہ سے معلوم ہوتی رہتی ہونگی اس قلیل عرصہ مین چودہ رسالے داوران مین سے اکثر کے دو دو اور تین تین ایڈیشن شائع کئے جا چکے ہین جنکی مجموعی تعداد چھبیس ہزار تک پہنچ چکی ہے، نتیجۃً ذخیرۂ رسائل کے ساتھ ساتھ دیگر کاغذات دفتر کا انبار بھی بڑھ رہا ہے اور اب یہ ضرورت بُری طرح محسوس ہو رہی ہے کہ مشن کے دفتر کو کسی وسیع عمارت مین منتقل کیا جائے، یہ ممکن ہے کہ کرایہ کا مکان لیکر کام چلایا جائے مگر اسطرح آپ خود غور فرما سکتے ہین کہ چند ہی سال مین کرایہ کی مجموعی رقم اسقدر ہو جائیگی جسمین کہ ایک مناسب حال عمارت تیار ہو سکتی ہے، لہذا مین نے یہ طے کر لیا ہے کہ اس عزیز مہمان کو اپنے گھر سے خود اُس ہی کی ذاتی عمارت مین رخصت کرونگا اور اسی غرض کیلیے اس فنڈ کو جاری کیا ہے، امید ہے کہ افراد قوم اس اہم ضرورت کو پورا کرنے مین میری کسی ممکن امداد سے دریغ نہ فرمائین گے اور عند اللہ و عند الرسول ماجور ہونگے، اس فنڈ مین قلیل سے قلیل رقم بھی شکریہ کے ساتھ قبول کی جاوے گی اور اسکا اخبارات مین برابر اعلان ہوتا رہیگا۔

الداعی الی الخیر

سید ابن حسین عفی عنہ

سکریٹری امامیہ مشن لکھنؤ

امامیہ مشن کی چودھویں (۱۴) دینی خدمت

علیؑ اور کعبہ

مصنفہ

عمدۃ الافاضل و زبدۃ الاماثل مولانا سید آغا مہدی صاحب قبلہ
رکن ادارۂ تحریر اخبار "الواعظ" مدرسۃ الواعظین لکھنؤ

مطبوعہ سرفراز قومی پریس لکھنؤ

(رجب ۱۳۵۲ھ)

امامیہ مشن کی چودہویں دینی خدمت

بیادگار

ولادت حضرت امیر المومنین سید الوصیین علی بن ابیطالب علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام

۱۳/ رجب ۱۳۵۲ھ

یہ رسالہ ایک ایسے سوال کا جواب ہے جو اکثر پیش کیا جایا کرتا ہے کہ حضرت علیؑ کی کعبہ میں ولادت کا ثبوت کتب اہلسنت میں کہاں ہے؟
فاضل مصنف نے کمال عرق ریزی سے اہلسنت کے مستند کتب تاریخ وسیر ومناقب کا کافی ذخیرہ فراہم کر دیا ہے۔
امید ہے کہ اہل انصاف اس رسالہ کو توجہ سے ملاحظہ فرمائینگے۔

خادم ملت
سید ابن حسین۔
سکریٹری "امامیہ مشن"
حسین آباد۔ لکھنؤ

باسمہٖ سبحانہٗ والحمدہٗ



امتداد زمانہ کے ساتھ ساتھ دنیا جسقدر حق پوش ہوتی جارہی ہے اور آئے دن تعصب کی گھنگھور گھٹائین اُفق مذہب پر چھارہی ہین اوس کا صحیح اندازہ اون مختلف آوازون سے ہوتا ہے جو آج حق کے خلاف بلند ہین اور شاید ہی مذہب کا کوئی ایسا پہلو رہ گیا ہو جو مدعیان عقل کے ہاتھون نکتہ چینی کی زد مین نہ آیا ہو تحقیق مفید چیز ہے اور اسمین ایک جذب ہے جو دلون کو اپنی طرف کھینچتا ہے مگر اسیوقت تک جبکہ نیک نیتی مشعل راہ ہو چھ سات برس ادہر کا ذکر ہے کہ اخبار درنجف سیالکوٹ مورخہ ۱۸ اکتوبر سنہ ۱۹۲۶ع مین کسی نے استفسار کیا تھا کہ۔

علی مرتضیٰ کی کعبہ مین ولادت کس کتاب سے ثابت ہے؟

سائل کی بے سوادی اور اسلامی لٹریچر سے ناواقفیت پر انتہائی افسوس کرتے ہوئے ہم نے اس موضوع پر اپنے ناچیز معلومات علمی اخبار آمین پیش کرکے بتایا تھا کہ یہ سوال خودساختہ نہین بلکہ آج سے بہت پہلے ۹۰۰ھ فاضل ابن روزبہان نے اسکی نیو ڈالی ہے اور اون کے انوکھے اجتہادات حکمت و دانش کی آڑ مین باطل کی دھندلی تصویر کھینچکر واقعہ کی نوعیت کو

مسخ کر دینے میں پوری قوت رکھتی ہے۔ آج انھیں فرسودہ اعتراضات کو الفاظ کی کثرت سے نئے لباس میں پیش کر کے ہم سے مطالبہ کیا جاتا ہے۔

کیا واقعی علی مرتضیٰ کعبہ میں پیدا ہوئے کعبہ میں تو حکیم بن حزام پیدا ہوا ہے؟

اس قسم کی تحریروں کا مقصد یہ ہے کہ فضیلت کے خلاف عام تنفر کی فضا پھیلا دی جائے اور عوام کے دلوں میں یہ بات جاگزیں ہو کہ شرف کوئی مخصوص چیز نہیں بلکہ (العیاذ باللہ) آپ کا غیر بھی اس میں حصہ دار ہے بنا بریں خوب دل کھول کر تعصب برتا گیا اور آل محمدؐ کے مکارم اور فضائل پر گھٹے گھٹے پردے ڈال کر بنی امیہ اور بنی عباس کے دور کو نئے سرے سے زندہ کرنے کی کوشش کی مگر تو بہ جب تک صفحہ قرطاس پر فضائل و مناقب کی گلکاریاں باقی ہیں ہرگز آفتاب فضیلت پر خاک نہیں پڑ سکتی بلکہ تاریخ و سیر سے معترض کی ہمہ گیر غفلت کا حال طشت از بام ہو کر رہیگا اور حکیم بن حزام کی ولادت کا افسانہ اپنے اصلی خط و خال سمیت پیش ہوگا۔

اس مقصد کو پیش نظر رکھکر ہم نے اس رسالہ کی ابتدا کی ہے اور حضرات اہلسنت کی مستند کتابوں کے اقتباسات پیش کر کے ثابت کرینگے کہ امیر المومنینؑ کا کعبہ میں متولد ہونا ایک مسلمہ حقیقت ہے جس میں اکابر مورخین و اہل سیر ہم آواز ہیں۔

وما توفیقی الا باللہ

فقیر باب اہلبیت آغا مہدی الرضوی
عقب مسجد تحسین لکھنؤ

ابن روزبہان کا خیال

المشهور بين الشيعة ان امير المومنين ولد في الكعبة ولم يصححه علماء التواريخ بل عند اهل التواريخ ان حكيم بن حزام ولد في الكعبة ولم يولد فيه غيره

(ابطال الباطل فاضل ابن روزبہان)

(ترجمہ) شیعون مین مشہور ہی کہ امیر المومنین کعبہ مین پیدا ہوے حالانکہ علماء تاریخ نے اسکی تصحیح نہین کی بلکہ ارباب تاریخ کے نزدیک کعبہ مین حکیم بن حزام پیدا ہوا ہی اوسکے سوا کوئی اور کعبہ مین پیدا نہین ہوا۔

اقول

مجھ ایسے عدیم الفرصت اور کثیر الاشتغال کیلئے یہ تو ناممکن ہی کہ سواد اعظم اسلام کی موجودہ تمام کتابین دیکھکر اس موضوع پر بسیط بحث کرون تاہم جو کتابین اسوقت میش نگاہ ہین اون کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہی کہ فاضل ابن روزبہان نے انتہائی تعصب سے کام لیکر تمام مستند کتابون کو پس پشت ڈالدیا ہی اور مطلق خبر نہین کہ ایک کثیر جماعت نے بڑے پرزور الفاظ مین اسبات کا ثبوت دیا ہی کہ کعبہ مین علی کے سوا کوئی دوسرا شخص پیدا نہین ہوا ذیل مین ہم اون علما اور اہل قلم کے نام درج کرتے ہین جنھون نے آج بہت پہلے ہماری

تا ہمہ من آواز بلند کی ہے اگر کافی وقت ملا تو انشاء اللہ العزیز آیندہ دیگر حوالہ
دیگر بعض قلم اٹھائیں گے۔

۱ ابوالحسن علی بن حسین بن علی مسعودی المتوفی ۳۴۶ھ

۲ ابوالحسن علی بن محمد بن طیب جلابی معروف بابن مغازلی شافعی المتوفی ۴۸۳ھ

۳ خواجہ معین الدین چشتی اجمیری المتوفی ۶۳۲ھ

۴ کمال الدین ابو سالم قاضی محمد بن طلحہ شافعی المتوفی ۶۵۲ھ

۵ شمس الدین ابو المظفر یوسف بن قزغلی المعروف بہ سبط ابن جوزی المتوفی ۶۵۴ھ

۶ مولانا روم المتوفی ۶۷۲ھ

۷ احمد بن منصور گازرونی المتوفی ۸۶۰ھ

۸ ملک العلماء شہاب الدین بن شمس الدین دولت آبادی المتوفی ۸۴۹ھ

۹ الشیخ الامام نور الدین علی بن احمد المعروف بابن صباغ مالکی مکی المتوفی ۸۵۵ھ

۱۰ امام النحاۃ ملا عبدالرحمان جامی المتوفی ۸۹۸ھ

۱۱ حسین بن علی الواعظ الکاشفی البیہقی السبزواری المتوفی ۹۱۰ھ

۱۲ نورالدین علی بن برہان الدین حلبی قاہری شافعی المتوفی ۱۰۴۴ھ

۱۳ عبدالحق بن سیف الدین محدث دہلوی بخاری المتوفی ۱۰۵۲ھ

۱۴ فاضل سعید گجراتی ۔

۱۵ میر صالح کشفی ترمذی المتوفی ۱۰۶۰ھ

۱۶ مرزا محمد معتمد خان بدخشانی ۔

۱۷ شاہ ولی اللہ احمد بن عبدالرحیم دہلوی المتوفی ۱۱۷۶ھ

۱۸ مولوی صدر الدین احمد بردوانی ۔

۱۹ شاہ محمد حسن صابری چشتی ۔

۲۰ غلام امام شہیدی حنفی ۔

۲۱ عبید اللہ امرتسری ۔

۲۲ مولوی عبدالحمید دہلوی ۔

علمائے اہلسنت مین یہ مقتدر ہستیان ہین جن کی اصل عبارتین ہم نمبروار پیش کرتے ہین اور ساتھ ہی اسکے سلسلہ بالا مین اون علما شیعہ کے تصانیف سے بھی کہین کہین استدلال کرین گے جنکو دنیا اسلام نے مستند مان لیا ہے اور جنکی توثیق رجال اہلسنت کے صفحات مین گرانقدر الفاظ مین موجود ہے ۔

(انتباہ) صرف قلمی کتابون کے حوالہ نمبر صفحہ سطر کا ذکر کرتے ہوئے درج ہونگے مطبوعہ کتب کی عبارتین بحوالہ صفحات پیش کیجائینگی ۔

(۱)

ابوالحسن علی بن حسین بن علی مسعودی اپنی تاریخ مین لکھتے ہین ۔

بویع علی بن ابی طالب فی الیوم الذی قتل فیہ عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ فکان مولدہٗ فی الکعبہ (مروج الذہب و معادن الجوہر بر حاشیہ تاریخ کامل

جلد ۵ صفحہ ۴۷ مطبوعہ مصر)

(ترجمہ) علی بن ابی طالب سے اوس روز بیعت کیگئی جسدن عثمان بن عفان رضؓ قتل کئے گئے اور جائے ولادت اون حضرت کی خانہ کعبہ ہے۔

مسعودی وہ مورخ ہے جسکی نسبت شمس العلما مولوی شبلی نعمانی تحریر فرماتے ہین یہ فن تاریخ کا امام ہے اسلام مین آجتک اسکی برابر کوئی وسیع النظر مورخ پیدا نہین ہوا اسکی تمام تاریخی کتابین ملتین تو کسی اور تصنیف کی کوئی حاجت نہوتی "

انصاف یہ ہے کہ اگر کوئی اور مورخ خانہ کعبہ مین ولادت حضرت علی کو نہ بھی تسلیم کرتا تو صرف مسعودی کا لکھنا کافی تھا جو کہ آج سے اکہزار سال پہلے فضیلت کے اظہار مین عذر نہین کرتا

(۲)

ابن مغازلی شافعی اپنے مناقب مین لکھتے ہین۔

عن علی بن الحسین قال کنا زوّار الحسین وھناك نسوة کثیرة اذا اقبلت منھن امراة فقلت من انت رحمك الله قالت انا زبدة بنت العجلان من بنی ساعدة فقلت لھا ھل عندك من شیء تحدثنی به قالت ای والله حدثتنی عما قرہ بنت

امام زین العابدین علیہ السلام فرماتے ہین ہم زیارت حسین کیکرتے تھے وہان بہت سی عورتین بھی موجود تھین انمین سے ایک عورت بڑھکر ہمارے پاس آئی ہم نے اوس سے پوچھا کہ تو کون ہے اوس نے جواب دیا کہ مین قبیلہ بنی ساعدہ مین سے ہون میرا نام زبدہ بنت عجلان ہے مین نے کہا اگر تجھے کوئی واقعہ یاد ہو

عبادة بنت فضیلة بن مالك بن
العجلان الساعدی انها کانت ذات
یوم فی نساء من العرب اذ اقبل ابو
طالب کئیباً حزیناً فقلت ما شانك
قال ان فاطمہ بنت اسد فی شدة
من المخاض واخذ بیدھا وجاء بها
الی الکعبہ وقال اجلسی علی اسم اللہ
فطلقت طلقة واحدة فولدت غلاما
نظیفا منطقا لم ار احسن وجهه
فسماه علیا وحمله النبی صلی اللہ
علیہ وسلم حتی اتاه الی منزلها
قال علی بن الحسین فواللہ ما سمعت
بشیٔ قط الا وھذا احسن منہ۔
(ارجح المطالب فی مناقب علی بن
ابیطالب صفحہ ۲۲۶ منقول از مناقب فقیہ
ابن مغازلی)

تو مجھ سے بیان کرو کہنے لگی مجھ سے عمارہ
بنت عبادہ بنت فضیلہ بن مالک بن عجلان
ساعدی کہتی تھی کہ میں ایک دن عرب کی
عورتوں میں موجود تھی اتنے میں ابو طالب
تشریف لائے ان کے چہرہ سے آثار غم
نمایاں تھے میں نے پوچھا آپ کا کیا حال ہے
وہ بولے فاطمہ بنت اسد کے درد لگے ہیں پھر
فاطمہ بنت اسد کا ہاتھ پکڑ کے کعبہ میں لیگئے
اور کہا خدا کا نام لیکر یہاں بیٹھو ابھی اچھی طرح
بیٹھنے نہ پائی تھیں کہ ایک پاک و پاکیزہ
خوبصورت بچہ پیدا ہوا جس سے زیادہ خوش رو ہم نے
نہ دیکھا تھا ابو طالب نے اس کا نام علی کہا
اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی
آغوش میں لیکر بنت اسد کے گھر پہونچا دیا
علی بن الحسین فرماتے ہیں قسم خدا کی ہم نے
اس سے بہتر کوئی بات کبھی نہیں سنی۔

یہ روایت اہلسنت وجماعت کی دوسری چھوٹی بڑی کتابوں میں بھی پائی جاتی ہے اور

حدیث کے الفاظ بتاتے ہین کہ ولادت حضرت علی اسقدر مشہور واقعہ تھا کہ پردہ نشین عورتین بھی اوس سے واقف تھین پھر کیون نہ امام چہارم اس حکایت کو سنکر مسرت کا اظہار کرین

(۳)

علامہ ابو جعفر محمد بن علی بن شہر آشوب سروی مازندرانی حالات ولادت تحریر کرتے ہوئے رقم فرماتے ہین ۔

فالولد الطاہر من النسل الطاہر ولد فی الموضع الطاہر فاین توجد ہذہ الکرامۃ لغیرہ واشرف بقاع الارض الحرم واشرف الحرم المسجد واشرف بقاع المسجد الکعبۃ ولم یولد فیہ مولود سواہ ۔
(مناقب آل ابی طالب)

بچہ خود پاک در نسل بھی پاک جس جگہ پیدا ہوا وہ پاک علی کے سوا کہان یہ بزرگی پائی جاتی ہے کہ زمین کے تمام خطون مین اشرف حرم ہے اور حرم مین زیادہ اشرف مسجد الحرام کو ہے اور مسجد کے گوشون مین کعبہ سب سے شریف تر ہے جسمین علی کے سوا کوئی مولود پیدا نہین ہوا ۔

اس عبارت کو ہم ایک شیعہ عالم کی تحریر ہونیکی وجہ سے مستقل دلیل ہرگز نہ قرار دیتے مگر ابن شہر آشوب کی ذات صرف شیعون ہی مین وقیع نہین ہے اسلام کے اکثر مورخ اونکی اجلال مین ہمارے ہمصفیر ہین چنانچہ اون کی شان مین قاضی شمس الدین ابو العباس احمد بن محمد اپنی تاریخ مین ارقام فرماتے ہین ۔

محمد بن علی بن شہر اسوب الثانیہ بسین المہملہ ابو جعفر السروی

المازندرانی رشید الدین الشیعی احد شیوخ الشیعة حفظ القرآن وله ثمان سنین وبلغ النهایة فی اصول الشیعة کان یرحل الیه من البلاد ثم تقدم من علوم القرآن والغریب والنحو ووعظ علی المنابر ایام المقتفی ببغداد فاعجبه وخلع علیه وکان بهی المنظر حسن الوجه صدوق اللهجة ملیح المحاورة واسع العلم کثیر الخشوع والعبادة والتهجد لا یکون الا علی وضوء اثنی علیه ابن طی فی تاریخه ثناء کثیرة توفی فی سنة ثمان وثمانین وخمسمایة (تاریخ ابن خلکان)

(ترجمہ) ابوجعفر محمد پسر علی بن شہر آسوب دو سر اسین غیر منقوط سے مازندران کے رہنے والے جن کا لقب رشید الدین تھا شیعوں کے اکابر میں ایک جلیل شخص جنھوں نے قرآن کا زیادہ حصہ آٹھ برس کے سن میں یاد کیا اور اصول مذہب شیعہ میں بلند درجہ پر فائز ہوئے لوگ شہروں سے تحصیل علم کیلئے آپ کی طرف آتے تھے پھر آپ علوم قرآن و نحو میں اپنے امثال و اقران پر سبقت لیگئے اور مقتفی کے دور حکومت میں بغداد کے ممبر پر وعظ کہنا شروع کیا اور شیرین بیانی نے بادشاہ کو تعجب میں ڈالدیا اور خلعت فاخرہ عطا کیا وہ جناب قبول صورت خوش رو صادق اللہجہ وسیع العلم خشوع پسند عابد و تہجد گذار تھے ہمیشہ باوضو رہتے تھے ابن ابی طے نے اپنی تاریخ میں اونکی ثناء و صفت کی ہے (افسوس ہے کہ) ۵۸۸ھ ہجری میں آپنے وفات پائی۔

ان گرانقدر الفاظ کے بعد کچھ بیجا نہیں ہے کہ میں نے علامہ ابن شہر آشوب کا قول

مقام استدلال مین پیش کیا چنانچہ اسی بنا پر عبقات الانوار مین بھی علامہ ابن شہر آشوب کے اقوال سے جا بجا تمسک کیا گیا ہے ہمارے سنی بھائی جو اپنی تنگ نظری سے اس غلط فہمی مین مبتلا ہین کہ شیعون مین حافظ نہین ہوتا اس عبارت کو تعصب کی عینک اتار کر چشم بصیرت سے دیکھین ابن خلکان نے علامہ شہر آشوب کو شیعہ تسلیم کرتے ہوے ہشت سالہ عمر مین حافظ قرآن بتایا ہے۔

(۴)

شیخ جلیل شمس الدین ابو الحسین یحیی بن حسن بن حسین بن علی بن محمد بطریق حلی اسدی اپنے مناقب مین جسکا صحیح ترین اور نادر نسخہ قلمی ناچیز کے پیش نظر ہے فرماتے ہین:

الفصل الثانی فی کنیتہ لہ علیہ السلام کنیتان احدھما ابو الحسن ولد بمکہ فی البیت الحرام سنۃ ثلثین من عام الفیل یوم الجمعۃ الثالث عشر من رجب لم یولد قبلہ و لا بعدہ مولود فی بیت اللہ سواہ (عمدۃ ابن بطریق)

(ترجمہ) دوسری فصل کنیت مین ہے اور حضرت کی دو کنیتین مشہور تھین ایک ابو الحسن ولادت آپکی مکہ مین کعبے کے اندر ۳۰ عام الفیل مین بروز جمعہ ۱۳ رجب کو واقع ہوئی اور آپکے سوا آپکے پہلے نہ کوئی بچہ کعبہ مین پیدا ہوا نہ بعد۔

یہ بھی علماء امامیہ مین ایک جلیل عالم ہین اور ہم اون کے رشحہ قلم کو صرف اسلئے پیش کر رہے ہین کہ رجال اہلسنت آنکے اعتبار سے مملو ہین امام اہلسنت حافظ شہاب الدین ابو الفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی آپ کی توثیق مین لکھتے ہین۔

"یحیی بن الحسن بن الحسین بن علی الاسدی الحلی الربعی المعروف بابن البطریق قرء علی الحمص الرازی الفقہ والکلام علی مذہب الامامیہ وقرء النحو واللغۃ وتعلم النظم والنثر وجد حتی صارت الیہ الفتوی فی مذہب الامامیہ وسکن بغداد مدۃ ثم واسط وکانت وفاتہ فی شعبان سنۃ ستمایۃ ولہ سبع وسبعون ذکرہ ابن النجار۔"

(لسان المیزان جلد ششم صفحہ ۲۴۷ چھاپہ حیدرآباد ۱۳۳۱ھ)

یحیی بن حسن بن حسین بن علی اسدی حلی ربعی معروف بابن بطریق آپ نے علم فقہ اور کلام حمص رازی سے مذہب امامیہ کے طور پر پڑھا اور علم نحو ولغت نظم ونثر کی تحصیل کی اور اسقدر جدوجہد کی کہ مذہب امامیہ کے مفتی ہو گئے مدت تک بغداد میں قیام پذیر رہے پھر واسط میں تشریف لائے اون کی وفات شعبان ۶۰۰ھ ہجری میں بعمر ۷۷ سال واقع ہوئی جیسا کہ ابن نجار نے ذکر کیا ہے۔

(۵)

خواجہ معین الدین چشتی اجمیری نے بھی حضرت کی ولادت کو کعبہ میں تسلیم کیا ہے اور اپنے اس مشہور قطعہ میں ذمہ دارانہ حیثیت سے تخیلات کو الفاظ کا جامہ پہنایا ہے ؎

روز یکہ کعبہ مرتضیٰ پیدا شد سبحان اللہ　　در کون ومکان جلوہ نما پیدا شد صلوٰت اللہ

جبرئیل ز آسمان فرود آمد وگفت اے ختم رسل　　فرزند یگانہ خدا پیدا شد واللہ باللہ

صنعت مستزاد میں یہ معنی خیز رباعی ہے جس کے الفاظ کی توضیح کیلئے دفتر چاہیئے

اور خواجہ صاحب نے انتہائی وجد مین جذبات کے جس دریا کو کوزہ مین بند کیا ہے وہ انکی عقیدتمندی کی پوری نقشہ کشی کر رہا ہے پہلے مصرعہ مین ذکر میلاد کے ساتھ سبحان اللہ اسکا پتہ دیتا ہے کہ کعبہ مین ولادت ایک محیر العقول اعجاز ہے جو تعجب انگیز لب و لہجہ مین بیان کرنے کے لائق ہے دوسرے مصرعہ مین مولود کی نورانیت کو تمام کون و مکان کا "جلوہ نما" کہکر ظاہر کیا ہے ایسی نور بار ہستی کیلئے کعبہ کی چار دیواری کو فانوس بنانا ہی تھا آخری شعر مین پھر مولود کعبہ کے اجلال مین وحی آسمانی کو نظم کیا ہے کہ ملک نے بقسم مژدہ ولادت سنا کر تہنیت ادا کیا یہ پاکیزہ فکر ہمارے موضوع کو قوت پہونچانے مین بہت کچھ مفید ہے ۔

(۶)

کمال الدین ابو سالم قاضی محمد بن طلحہ شافعی بھی کعبہ کو حضرت علی مرتضیٰ کی ولادتگاہ بتاتے ہین اور اپنی کتاب کے باب اول فصل اول مین رقمطراز ہین :۔

ولد بالکعبۃ البیت الحرام وکان مولدہ بعد ان تزوج رسول اللہ خدیجۃ بثلث سنین وکان عمر رسول اللہ یوم ولادتہ ثمانیۃ وعشرین سنۃ (مطالب السئول فی مناقب آل الرسول صہ ۳ چھاپہ لکھنؤ مطبع جعفری سنہ ۱۳۰۲ھ)

(ترجمہ) آپ کعبہ مین خاص بیت الحرام کے اندر پیدا ہوے اور آپکی ولادت پیغمبر خدا کی خدیجہ کیساتھ شادی کے تین برس بعد ہوئی اور پیغمبر خدا کی عمر اوسوقت اٹھائیس برس کی تھی۔



(۷)

شمس الدین ابوالمظفر یوسف بن قزعلی معروف بسبط ابن جوزی محققانہ انداز سے ولادت علی مرتضیٰ روحی لہ الفدا پر روشنی ڈالتے ہیں ملاحظہ ہو۔

روی ان فاطمہ بنت اسد کانت تطوف بالبیت وھی حامل بعلیؑ فضربھا الطلق ففتح لھا باب الکعبہ فدخلت فوضعتہ فیھا وکذا حکیم بن حزام ولدتہ امہ فی الکعبہ قلت وقد اخرج لھا ابونعیم الحافظ حدیثا طویلا فی فضلھا الا انھم قالوا فی اسنادہ روح بن صلاح ضعفہ ابن عدی فلذلک لم نذکرہ (تذکرہ خواص الامہ فی فضائل الائمہ)

(ترجمہ) روایت ہے کہ فاطمہ بنت اسد طواف خانہ میں مشغول تھیں اور حمل سے تھیں پس درد زہ شروع ہوا تو اون کے لئے کعبہ کا دروازہ ہوگیا اور وہ اندر داخل ہوئیں اور بچہ کعبہ میں پیدا ہوا اور اسیطرح حکیم بن حزام کو اوسکی ماں نے کعبہ میں جنا میں کہتا ہوں کہ اسکو حافظ ابونعیم نے روایت کیا ہے اور ایک طویل لانی حدیث اوسکی فضائل میں نقل کی ہے مگر اونھوں نے سلسلہ سند میں روح بن صلاح کا نام لیا ہے جس کو ابن عدی نے ضعیف سمجھا ہے اسلئے ہم اوسکا ذکر نہیں کرتے۔"

اسوقت تک جو کچھ بھی ثابت ہوا تھا وہ اسقدر کہ "خانہ کعبہ مولد علیؑ تھا اور آپکے سوا کعبہ میں کوئی پیدا نہیں ہوا۔"

لیکن اس مقام پر سبط ابن جوزی نے حکیم بن حزام کی ولادت کی بے بنیاد خبر کی

قلمی کھولدی ہی اور بتایا ہی کہ جس سلسلۂ روایت مین اس طرز واقعہ کی خبر ہی
وہ راوی ضعیف ہونے سے اس قابل بھی نہین ہی کہ صفحۂ قرطاس پر اوس کا ذکر کیا
جائے خاتمۂ اوراق مین ہم انشاء اللہ اس بحث کو چھیڑین گے قارئین کرام یاد رکھین۔

(۸)

مولانا روم جن کے اجلال مین مسلمانون کے چھوٹے بڑے سب ہم آواز ہین اور اہلسنت و
جماعت کا ہر طبقہ اون کا نام سنکر سر نیاز خم کرتا ہی ایک شعر مین اپنے خیالات کا اظہار
عجب گرانقدر عنوان سے فرماتے ہین ؎

اے شحنۂ دشت نجف از تو نجف دیدہ شرف
تو در میئے دکعبہ صدف مستان صلامت میکنند

(ملاحظہ ہو مناقب ترمذی صـ۸ سطر۸ چھاپہ بمبئی ۱۳۲۱ھ)
یہ مستانہ کلام ہی جس کی ہر ہر لفظ بحر الفت مین ڈوبی ہوئی اور حقیقت سے رنگین
ہی اور مصرعۂ ثانیہ سے صاف ظاہر ہی جب کعبہ صدف ہو تو علیؑ در آبدار جسکی ضیا ربانی سے
مذہب کا راستہ نظر آتا ہی۔

(۹)

احمد بن منصور گازرونی اپنی کتاب مین حضرت علیؑ کو مولود کعبہ تسلیم کرتے ہین اس
کتاب کا دیباچہ بایں الفاظ ہی الحمد للہ الذی قصرت الافہام مما یلیق بکبریائہ
اور تاریخ ۱۰ ماہ رمضان ۸۰۰ھ ہجری مصنف اسکی تصنیف سے فارغ ہوئے ہین

ملاحظہ ہو عین عبارت۔

امہ فاطمہ بنت اسد وہی اول ہاشمیۃ ولدت لہاشمی ولدت فاطمۃ علیا فی الکعبہ ونقل عنہا انہا کانت اذا ارادت ان یسجد لصنم وعلی فی بطنہا لم یمکنہا ولذلک یقال عند ذکر اسمہ کرم اللہ وجہہ ای کرم اللہ وجہہ من ان یسجد لصنم (مفتاح الفتوح)

(ترجمہ) ماں اون کی فاطمہ بنت اسد تھین وہ پہلی ہاشمیہ ہین جن سے ہاشمی ہی اولاد پیدا ہوئی اور علی فاطمہ کے بطن سے کعبہ مین پیدا ہوے اور فاطمہ بنت اسد سے منقول ہے کہ جب بت کے سجدہ کا ارادہ کرتی تھین درانحالیکہ علی ان کے شکم مین تھے تو وہ اونھین سجدہ سے روکتے تھے اسی وجہ سے اون کے نام کیساتھ کہا جاتا ہے کرم اللہ وجہہ یعنی خدا نے اون کے چہرہ کو اس بات سے بزرگ قرار دیا ہے کہ بت کے سامنے کبھی سجدہ کرتے"۔

اس کتاب کی طرف ہمکو عبقات الانوار حدیث مدینۃ نے توجہ دلائی ہے من شاء الاطلاع فلیرجع الیہ۔

(۱۰)

ملک العلما قاضی شہاب الدین دولت آبادی ذکر ولادت مین یہ دلچسپ واقعہ لکھتے ہین جو بجید مفید مطلوب ہے آوردہ اند کہ پیشتر ازین درون خانہ کعبہ دو سہ بار بود ندکہ ایشان را معیار الولادی گفتند و آن چنان بود کہ ہر فرزند یکہ در مکہ متولد می شدے در سوم ولد را

درون کعبہ می آوردند می نہادند آن مار کہ محک نام داشت از دیوار بیرون آمد
اگر فرزند حلال زادہ می بود بوسے میکرد و باز می گشت و اگر فرزند حرام زادہ می بود
آن مار تف می زد وآن ولد بیہوش می شد حکم می کردند کہ ولد حرام زادہ است
چون شاہ ولایت علی کرم اللہ وجہہ تولد شد درون کعبہ آوردہ اند کہ ہر دو مار فرود
آمدند و خواستند تا بوسے کنند شاہ ہر دو مار را گرفت و دریدہ پارہ پارہ کرد اہل مکہ
درخروش شدند کہ محک را کشت و در گریہ شدند مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم فرمود
غمگین مشو پروردگار عالم محک عالم علی را گردانید در یک محلے دو محک نمی باشد
ہر کہ علی و فرزندان او را دوست دارد حلال زادہ است و ہر کہ دشمن دارد تواند بود
کہ حرام زادہ است (ہدایۃ السعداء)

(ترجمہ) روایت کی گئی ہے کہ قبل زین کعبہ مین دو سانپ ہا کرتے تھے جن کو
معیار الولد کہتے تھے اسلئے کہ جو بچہ مکہ مین پیدا ہوتا تھا تیسرے دن بچہ کو کعبہ کے
اندر لاتے تھے اور رکھدیتے تھے وہ سانپ جسکا محک (کسوٹی) نام تھا دیوار سے
ظاہر ہوکر بچہ کو سونگھتا اگر بچہ حلالی ہوتا تو چلا جاتا اور اگر حرامی ہوتا تو وہ پھنکار
مارتا جس سے وہ بچہ غش کھا جاتا لوگ سمجھ جاتے کہ حرامی ہے جب شاہ ولایت علی کرم اللہ
وجہہٗ اندرون کعبہ پیدا ہوئے تو روایت ہے کہ دونون سانپ نیچے اترے اور سونگھنا
چاہتے تھے کہ شاہ ولایت نے دونون کو چیر ڈالا اور ٹکڑے ٹکڑے کر دئے مکہ والون مین
غلغلہ ہوا کہ کسوٹی کو فنا کر دیا سب رونے لگے حضرت سرور کائنات صلعم نے فرمایا کہ

نجیدہ نہ ہو خداوند عالم نے تمام عالم کیلئے علیؑ کو کسوٹی قرار دیا ہی اور ایک جگہ دو کسوٹیاں نہیں رہ سکتیں جو بھی علیؑ اور ان کے دونوں بچوں کو دوست رکھے وہ حلال زادہ ہی اور جو دشمن رکھے وہ ہو سکتا ہی کہ حرام زادہ ہو۔

یہ عبارت بھی ہمارے مطلوب کے اثبات میں ایک گرانقدر اضافہ ہی اور ملک العلماء کا حضرت علی کو بار بار ارشاد ولایت لکھنا اس بات کی دلیل ہی کہ اولی الامر بھی انکے سوا کوئی نہ تھا۔

(۱۱)

امام اہلسنت شیخ نور الدین علی بن احمد معروف بابن صباغ مالکی بھی اس فضلیت کو ذات علویہ سے مخصوص قرار دیتے ہیں۔

ولد علی بمکۃ المشرفہ بداخل البیت الحرام یوم الثالث عشر من شہر اللہ الاصم الرجب الفرد سنۃ ثلاثین من عام الفیل قبل الھجرۃ ثلث وعشر سنۃ وقیل بخمس وعشرین وقبل المبعث باثنی عشرۃ سنۃ وقیل بعشر سنین ولم یولد فی البیت الحرام قبلہ احد سواہ وھی فضیلۃ خصہ اللہ تعالی بھا اجلالاً واعلاء لمرتبتہ واظہاراً لتکرمتہ۔

(الفصول المہمہ چھاپہ ایران ص۱۲)

(ترجمہ) ولادت علیؑ مکہ مشرفہ میں اندرون کعبہ ۱۳ ماہ رجب کو جو خدا کا مہینہ کہلاتا ہے جسمیں کشت و خون حرام ہونیکی وجہ سے آلات حرب کی جھنکار کبھی سنائی نہیں دی

اور جو سلسلہ میں فردہی سنہ ۳۰ عام الفیل میں ہجرت سے ۲۳ یا ۲۵ سال پہلے اور بعثت سے دس بارہ سال پہلے آپ کے سوا خانہ کعبہ میں کوئی شخص کبھی پیدا نہیں ہوا یہ وہ فضیلت ہے کہ حق تعالیٰ نے ان جناب کو اس سے اجلال منزلت اور اعلاء مرتبت اور اظہار کرامت میں مخصوص کیا ہے"

یہ عبارت بھی خانہ کعبہ کو مولد علی بتانے میں سابق کی عبارتوں سے متفق اللفظ اور کعبہ میں ولادت کو آپ سے مخصوص ثابت کرتی ہے۔

یہ الفاظ کہ لم یولد فی البیت الحرام قبلہ احد سواہ خاص طور پر توجہ کے قابل ہیں معلوم ہوا کہ علامہ ابن صباغ اس طغرا دخیال پر کہ "کعبہ میں حکیم بن حزام بھی پیدا ہوا ہے"، ملتفت ہو کر فضیلت کو خاص کرتے ہیں یہ کہ "علی کے قبل کوئی شخص کعبہ میں متولد نہیں ہوا" وہ پر زور نفی ہے جو حکیم بن حزام کی ولادت کے خیال کو نیست و نابود کر دیتی ہے اور جس سے ثابت ہوتا ہے کہ کوئی حضرت علی کا اس فضیلت میں شریک نہیں ہے۔ یہ الفاظ ناظرین کو آئندہ ملا صالح ترمذی کشفی اور شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اور فاضل بدخشانی وغیرہ کے قلم سے بھی ملیں گے۔

(۱۲)

امام النحاۃ مولوی عبدالرحمان جامی اپنی مشہور کتاب شواہد النبوت میں جس کا صحیح ترین نسخہ جو سنہ ۹۰۸ھ میں بمقام مکہ معظمہ مصنف کے اصل نسخہ سے نقل کیا گیا ہے میرے سامنے ہے اس میں وہ تحریر فرماتے ہیں۔

ولادت وے بمکہ بودہ است بعد از عام فیل بہفت سال وبعضی گفتہ اند ولادت وے درخانہ کعبہ بودہ است ودر وقت بعثت رسول صلی اللہ علیہ وسلم پانزدہ سال بودہ است۔ (شواہد النبوۃ)

(ترجمہ) اون کی پیدائش مکہ مین سنہ عام الفیل مین ہوئی اور بعضی کہتے ہین کہ آپ کعبہ مین پیدا ہوے اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کے وقت پندرہ برس کے تھے۔"

اس عبارت سے کسقدر ضعف کی بوآرہی ہے جو ملا جامی ایسے محب اہلبیت کی شان سے بعید ہے ملا جامی وہ بزرگ تھے جنھون نے مدح امیر المومنین علیہ السلام مین "ہشت بند" نظم کر کے معاصرین سے خراج تحسین وآفرین حاصل کیا ہمین اسقدر ضعف رکھنے والے مرقومہ بالا انداز تحریر مین شکوہ تھا جو کتب اہلسنت مین یہ قطعہ دیکھکر جاتا رہا ؎

سوے کعبہ رود شیخ و من بسوے نجف | بحق کعبہ کہ آنجا مراست حق بطرف
تفاوتے کہ میان من است و او ہیست | کہ من بسوے گہر رفتم واو بسوے صدف

(ملاحظہ ہو مناقب ترمذی صفحہ ۸ سطر ۲ چھاپہ بمبئی)

(ترجمہ) شیخ سمت کعبہ کو جاتا ہے اور مین نجف کی طرف رب کعبہ مین ہی حق بجانب ہون اوس مین اور مجھ مین بڑا فرق ہے مین موتی کی طرف جاتا ہون اور وہ صدف کی سمت۔"

خدا کا شکر کہ ایسے جلیل القدر شخص کے نظم ونثر کلمات سے ثابت ہوا کہ علی مرتضیٰ کعبہ کے اندر پیدا ہوے اون کے مذاق مین مشہد علی اور کعبہ مین وہی فرق ہے جو موتی

اور صدف مین ہے۔

(۱۳)

ملا حسین واعظ کاشفی جو اہلسنت وجماعت مین بلند پایہ عالم سمجھے جاتے ہین رقمطراز ہین۔

در کتاب بشائر المصطفےٰ از یزید بن قعنب نقل می کنند کہ من با عباس بن عبد المطلب وجمعے از بنی عبد العزیٰ بازاء بیت الحرام نشستہ بودم کہ فاطمہ بنت اسد بمسجد در آمد وحالانکہ حامل بود بعلی واز حمل وے مدت نہ ماہ گذشتہ بود وبطواف اشتغال نمود ناگاہ اثر طلق وعلامت زادن بروے ظاہر شد ومجال بردن رفتن از مسجد نماند گفت اے خداوند خانہ بحرمت بانی این خانہ کہ ولادت را برمن آسان کنی راوی گوید کہ فی الحال جدار کشادہ شد وفاطمہ بخانہ دردن رفت واز چشم ما غائب گشت وما خواستیم بخانہ درائیم میسر نشد وروز چہارم بردن آمد علی را بر دست گرفتہ امام ابو داؤد بنا کتی آوردہ کہ پیش از علی وبعد از علی ہیچکس را این شرف نبود کہ وے در حرم کعبہ متولد شدہ باشد۔

(روضۃ الشہداء صفحہ ۱۳۱ چھاپہ نولکشور ۱۸۷۳ء)

(ترجمہ) کتاب بشائر المصطفےٰ مین یزید بن قعنب سے منقول ہے کہ مین عباس بن عبد مطلب اور اولاد عبد العزیٰ کے ایک گروہ کے ساتھ روبروے بیت الحرام بیٹھا تھا کہ فاطمہ بنت اسد مسجد مین داخل ہوئین درانحالیکہ حمل سے تھین اور نو مہینہ پورے

گذر چکے تھے طواف کر رہی تھیں کہ درد زہ کا اثر ظاہر ہوا اور وضع حمل کی علامتیں ایسی نمایاں ہوئیں کہ مسجد سے باہر جانے کی حالت نہ رہی تو انھوں نے بارگاہ صمدیت میں عرض کیا اے گھر کے مالک تجھے اسکے بنانیوالے کی بزرگی کا واسطہ سختی کو مجھپر آسان کر راوی کہتا ہے کہ فوراً دیوار شق ہوئی اور فاطمہ اندر چلی گئیں اور ہماری نگاہوں سے غائب ہو گئیں اور ہم نے چاہا کہ کعبہ میں ہم بھی داخل ہو جائیں تو کسی طرح اندر پہونچ نہ سکے چوتھے دن نکلیں تو علی کو ہاتھوں پر لئے ہوئے تھیں امام ابوداؤد بناکتی کہتے ہیں کہ علی سے پہلے اور ان کے بعد کسی کو یہ شرف حاصل نہیں ہوا کہ وہ کعبہ میں پیدا ہو۔"

اس عبارت میں دو باتیں قابل غور ہیں ایک تو یہ کہ جب فاطمہ بنت اسد کعبہ میں پہونچ گئیں تو حاضرین نے بھی چاہا کہ ہم اندر پہونچکر واقعہ ولادت دیکھیں مگر کسی کا دسترس نہوا اور کعبہ میں پہونچنے کی کوشش ناکامیاب رہی یہ اعجاز نہیں تو کیا ہے؟ کہ ایک عورت تو کعبہ میں آجاتی ہے اور مردوں کی تدبیریں کارگر نہیں ہوتیں دوسرے امام ابوداؤد بناکتی کی رائے نوٹ کرنیکے لائق ہے وہ بھی کعبہ میں ولادت کے حامی اور آپکے اس شرف کو خاص کہتے ہیں۔

(۱۴)

علامہ نورالدین حلبی شافعی حالات سرور اکرم میں رقمطراز ہیں :۔

وفی سنۃ ثلاثین من مولدہ صلی اللہ علیہ وسلم ولد علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ فی الکعبہ ۔ (انسان العیون فی سیرۃ الامین

المامون ملقب بہ سیرت حلبیہ جز سویم صفحہ ۱۷۱ چھاپہ مصر ۱۳۰۸ھ)

(ترجمہ) اور ۳۰ عام الفیل سنہ ہجری مین ولادت پیغمبر خدا صلعم سے علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ کعبہ مین پیدا ہوئے یہ تاریخی ثبوت ایسا گرانقدر ہے جس کے بعد کوئی شک و شبہ باقی نہ رہنا چاہیے۔

(۱۵)

شیخ عبدالحق بن سیف الدین محدث دہلوی بخاری لکھتے ہین۔

گفتہ بودند کہ نام کردہ بود او را مادر وی فاطمہ بنت اسد حیدرہ بنام پدرش اسد وحیدرہ نام اسد است وچون قدوم آورد ابو طالب مکروہ پنداشت این نام را پس تسمیہ کردہ است بعلی وتسمیہ کرد او را پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم بصدیق کذا فی ریاض النضرۃ وتکنیہ کردہ است بہ ابی الریحانتین ونیز لقب کردہ است بہ بیضۃ البلد وامین وشریف وہادی ومہتدی وذی الاذن الواعیہ وبیعسوب الامہ وگفتہ اند کہ بود ولادت وے درجوف کعبہ (مدارج النبوۃ)

(ترجمہ) علی بن ابی طالبؑ کا نام انکی ماں فاطمہ بنت اسد نے حیدرہ اپنے باپ اسد کے نام پر رکھا اور جب ابو طالب آئے اور انکو یہ نام پسند نہ آیا تو انھون نے علیؑ نام رکھا اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صدیق نام رکھا جیسا کہ ریاض النضرہ مین ہے اور کنیت رکھی ابو الریحانتین اور نیز بیضۃ البلد اور امین اور شریف و ہادی و مہتدی اور ذو الاذن الواعیہ اور یعسوب الامہ لقب رکھے اور راویون کا بیان ہے کہ

ولادت اون حضرت کی اندرون کعبہ ہوئی۔

(۱۶)

فاضل سعید گجراتی جو اجلہ اہلسنت مین ہین شیخ قطب الدین حنفی کی مشہور تصنیف کتاب الاعلام باعلام مسجد اللہ الحرام کے حاشیہ مین تحریر فرماتے ہین۔

قولہ وفی مکۃ مواضع مبارکۃ وموالید متیمنۃ ومساجد مشہورۃ فمنہا مولد علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فہو بالقرب من مولد النبی صلی اللہ علیہ وسلم لقرب جبل ابی قبیس فی قفاہ فی شعب یقال لہ شعب علی بہ مسجد یصلی فیہ اقول سبحانک ہذا بہتان عظیم مولد علی کرم اللہ وجہہ اصل الکعبۃ وجوفہا کما یشہد بہ الروایات من الثقات وامثال ہذہ المقالات من وضع المتعصبین لاہل بیت النبوۃ عصم اللہ المسلمین الثابتین علی طریقۃ اہل السنۃ والجماعۃ ورفض بدع اہل التعصب (حاشیہ کتاب الاعلام)

(ترجمہ) قول مصنف۔ اور مکہ مین مبارک جگہین اور مقامات پیدائش اور مشہور مسجدین ہین منجملہ اوس کے مقام پیدائش حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ہے جو مولد نبی سے قریب ہے اور کوہ ابو قبیس کے نزدیک اوسکی پشت پر واقع ہے جسے شعب علی کہتے ہین وہان ایک مسجد بنی ہوئی ہے جسمین لوگ نماز پڑھتے ہین۔ مین کہتا ہون اے خدا پاک و منزہ ہے تو یہ عظیم بہتان ہے مولد علی کرم اللہ وجہہ خود کعبہ

کے اندر ہر جبیا کہ ثقات کی روایتین بتاتی ہین ایسے اقوال اہل بیت نبوت سے تعصب کرنیوالون نے گرا دئیے ہین محفوظ رکھے اس ہی خدا مسلمانون کو جو اہل سنت جماعت کے طریقہ پر ثابت ہین اور اہل رفض کے تعصب سے بچائے۔

(۱۷)

میر محمد صالح حسینی ترمذی کشفی بن عبد اللہ اکبر آبادی مناقب مین لکھتے ہین۔

از یزید بن قعنب مرویست کہ من با عباس بن عبد المطلب بودم و جمعی از بنی عزی بازاء بیت اللہ الحرام نشستہ بودند فاطمہ بنت اسد بمسجد در آمد و در عین طواف اثر طلق بروے ظاہر شد چون مجال بردن رفتن نماند گفت خداوندا بحرمت این خانہ متبرک ولادت بر من آسان کردان راوی گوید دیدم کہ دیوار خانہ کعبہ شق شد و فاطمہ درون رفت و روز چہارم امیر را بر دست گرفتہ برون آمد داؤد بناکتی گوید کہ پیش از امیر و بعد از وے ہیچکس باین شرف عظمیٰ مشرف نگشتہ کہ در خانہ کعبہ متولد شدہ باشد۔ (مناقب ترمذی کشفی صک۸ چھاپہ بمبئی ۱۳۲۱ھ)

فاضل مصنف نے روضۃ الشہدا کی عبارت نقل کی ہے جو ماقبل کے صفحات مین گذر چکی اسی وجہ سے ترجمہ کی ضرورت نہین دوسرے صفحہ مین اپنے تخیلات کو نظماً یون ادا کرتے ہین

در فضائل بے نظیر آمد علی | بر ہمہ عالم امیر آمد علی
آن علی کو مادرش در کعبہ زاد | آنکہ بر دوشش پیمبر پا نہاد

آن علی کو نامش از غیب آمده   انچه از غیب است بے عیب آمدہ

(مناقب ترمذی ص۸۹)

(۱۸)

مرزا محمد بن معتمد خان بدخشانی اپنی دو کتابون مین نہایت پر زور لفظون مین کعبہ مین علوی ولادت کا ثبوت دیتے ہین۔

(پہلی کتاب)

کانت ولادت امیر المومنین کرم اللہ وجہہ یوم الجمعہ الثالث عشر من رجب بعد عام الفیل ثلثین سنہ بمکہ فی البیت الحرام وسمتہ امہ حیدرہ

(مفتاح النجاء فی مناقب آل العباء)

(ترجمہ) اور ولادت امیر المومنین کرم اللہ وجہہ کی ۱۳ رجب بروز جمعہ ۳۰ سنہ عام الفیل بمقام مکہ کعبے کے اندر واقع ہوئی اور اون کی ماں نے اون کا نام حیدر رکھا

(دوسری کتاب)

فاضل بدخشانی کو مفتاح النجاء کی تدوین کے بعد کتاب کے مختصر کرنے کا خیال پیدا ہوا اور صرف اون مطالب کو جو صحت و اعتبار کے لحاظ سے ناقابل انکار تھے علیحدہ کتابی صورت مین جمع کرکے فضائل اہلبیت کی ایک دوسری خدمت انجام دی اور اس تلخیص المفتاح مین بھی اپنے ممدوح کو مولود کعبہ تسلیم کرنے مین عذر نہ ہوا ملاحظہ ہو دوسری عبارت۔

کانت ولادۃ علی کرم اللہ وجہہ یوم الجمعۃ لثلث عشر خلت من رجب بعد عام الفیل بثلاثین سنۃ بمکۃ وروی انہ ولد فی البیت الحرام ولم یولد فی البیت احد سواہ ولا قبلہ ولا بعدہ وھی فضیلۃ خصہ اللہ بہا۔ (نزول الابرار بما صح من مناقب اہل بیت الاطہار)

(ترجمہ) حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی ولادت بروز جمعہ ۱۳ رجب ۳۰ عام الفیل میں بمقام مکہ واقع ہوئی اور روایت ہے کہ وہ جناب خانہ کعبہ میں پیدا ہوئے اور حجرہ کعبہ میں کوئی نہ ان سے پہلے پیدا ہوا نہ بعد یہ وہ فضیلت ہے جس سے خدا نے انھیں کو مخصوص کیا تھا۔

(۱۹)

شاہ ولی اللہ احمد بن عبدالرحیم محدث دہلوی جو شاہ عبدالعزیز دہلوی مصنف تحفہ اثنا عشریہ کے والد ہیں اور جو ہندوستان میں بارہویں صدی کے مجدد مانے گئے ہیں وہ تحریر فرماتے ہیں۔

قد تواترت الاخبار ان فاطمۃ بنت اسد ولدت امیر المومنین علیا فی جوف الکعبۃ فانہ ولد یوم الجمعۃ الثالث عشر من شہر رجب بعد عام الفیل بثلاثین سنۃ فی الکعبۃ لم یولد فیہا احد سواہ قبلہ ولا بعدہ (ازالۃ الخفاء)

(ترجمہ) اخبار متواترہ سے ثابت ہے کہ امیر المومنین علی فاطمہ بنت اسد کے بطن سے

کعبہ کے اندر ۱۳ رجب بروز جمعہ ۳۰ عام الفیل مین پیدا ہوے اور کعبہ مین انکے سوا کوئی دوسرا پیدا نہین ہوا نہ اون سے پہلے نہ بعد۔ اس عبارت مین محدث دہلوی نے ذمہ دارانہ حیثیت سے واقعہ ولادت کو خبر متواتر تسلیم کیا ہی اور اوسکی ساتھ کعبہ مین آپکے غیر کی ولادت کی بزور نفی کی ہی جس سے دشمن کے تمام خیالات کا قلع قمع ہوکر حقیقت بے نقاب نظر آتی ہی۔

(۲۰)

مولوی صدر الدین احمد بردوانی جو متاخرین علماء اہلسنت مین ہین لکھتے ہین۔

ولادت او در جوف کعبہ بود بعد از عام الفیل بسی سال روز جمعہ سیزدہم ماہ رجب۔ (روائح المصطفے صفحہ ۱ مطبوعہ مطبع احمدی کانپور ۱۳۰۲ھ ہجری)

(ترجمہ) ولادت اون حضرت کی خانہ کعبہ مین جمعہ کے دن ۱۳ رجب ۳۰ عام الفیل مین ہوئی۔

(۲۱)

شاہ محمد حسن صابری چشتی اپنی مبسوط تاریخ مین لکھتے ہین۔

تاریخ ۱۸ رجب بعد گذرنے ۳۰ سال عام الفیل روز جمعہ وقت چاشت اور دس سال چھ دن پہلے بعثت رسول خدا سے خانہ کعبہ مین آپ پیدا ہوے۔

(آئینہ تصوف صـ ۹ چھاپہ رامپور ۱۳۱۱ھ)

(۲۲)

اس روایت کی شہرت اور زبان زدگی خلق کا یہ عالم ہی کہ اہلسنت کے ادبا و شعرا تک نے نظماً اس کو ادا کیا ہی - ملاحظہ ہو -

منشی عدیم النظیر غلام امام شہیدی اپنی مشہور انشا مین ضمناً وح الہبیت کی طرف عنان توجہ مبذول کرتے ہین ؎

مرا سینہ ہی بیشہ بود و باش شیر یزدان کا
فضائے لامکان سے قرب ہے مرغ بستان کا

جو پوچھا مین نے اوس کا مرتبہ سیر طریقت سے
بتایا کان مین مجکو علیؑ ہی نام یزدان کا

بتون کے توڑنے مین اوسکا ابراہیم ہمسر تھا
اگر ہوتا نہ زیر پا کتف شاہِ رسولان کا

بہت دشوار تھا دیوار کعبہ کا پھاندنا امت
اگر وہ در نہ ہوتا مصطفےٰ کی شہر عرفان کا

شرف حاصل ہوا ہی کعبہ کو اوسکی ولادت سے
پرستش گاہ محشر تک رہیگا ہر مسلمان کا

(انشا ء بہار بیخزان)

ان اشعار مین فاضل ناظم نے کعبہ مین ولادت علیؑ کو تسلیم کرتے ہوئے خانہ خدا کے تشرف کا سبب سمار دیا ہی یہ مضمون آفرینی بھی یاد رکھنے کے لائق ہی -

(۲۳)

مولوی عبید اللہ بن مظہر جمال المتخلص بہ بسمل امرتسری سوانح عمری حضرت امیر المومنین علیہ السلام باب چہارم موسوم بہ العروۃ الوثقیٰ فی خصائص المرتضیٰ مین لکھتے ہین -

جناب امیر علیہ السلام کا تولد اتوار کی رات رجب کی تیئیسوین سنہ ۹۲ سکندری کو ہوا ان دنون ہرمز کا بیٹا پرویز فارس کا بادشاہ تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جناب ام المومنین خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا سے تین برس شادی ہونے کے بعد آپ عین خانہ کعبہ بیت اللہ شریف مین تولد ہوے اسوقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سن مبارک اٹھائیس برس کا تھا۔

(ارجح المطالب صـ ۴۲۶ چھاپہ نولکشور لاہور)

(۲۴)

فاضل معاصر مولوی عبدالحمید خان دہلوی سیر الخلفاء مین لکھتے ہین۔

طبقات ابن سعد اور اسد الغابہ مین لکھا ہو کہ حضرت علی مکہ کرمہ مین بروز جمعہ بتاریخ ۱۳ رجب ۳۰ سنہ عام الفیل پیدا ہوے آپ سے پہلے خاص بیت اللہ شریف کی چار دیواری کے اندر کوئی بچہ پیدا نہین ہوا سیدنا حضرت علی اگرچہ چوتھے خلیفہ سمجھے جاتے ہین لیکن درحقیقت وہ ہر خلیفہ کے زمانہ مین صاحب اقتدار اور اثر تھے حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد جب حضرت ابوبکر صدیق خلیفہ ہوے تو حضرت علی ان کو امداد دیتے رہے بعد انکے جب عمر فاروق خلیفہ ہوے تو انکے بھی سب سے بڑے مددگار حضرت علی تھے پھر حضرت فاروق کے بعد جب حضرت عثمان ذوالنورین خلیفہ ہوئے تو حضرت علی ان کو بھی امداد دیتے رہے۔

(رسالہ مولوی دہلی جلد ۸ نمبر ۲ مورخہ ۱۲ شعبان سنہ ۱۳۴۷ ہجری)

یہ تھے علماء اہلسنت کی وہ مستند بیانات جن سے امیرالمومنینؑ کا مولود کعبہ ہونا ثابت ہے اور اب کسی مزید ثبوت کی ضرورت نہین ان مین زیادہ تر وہ ارباب کمال ہین جن کو فن تاریخ کا امام تسلیم کیا گیا ہے انکی زرین عبارتین دیکھنے کے بعد ابن روزبہان کا قول یاد آتا ہے لم یصحہ علماء التواریخ کعبہ مین ولادت کو مورخین نے صحیح نہین سمجھا" اور یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا مسعودی اور نورالدین علی حلبی شافعی اور کمال الدین بن طلحہ اور سبط ابن جوزی وغیرہ ایسی ہستیان تاریخی ذوق سے معرا ہین ؟ مبارکباد کے لائق ہے وہ ذات جس کے فضائل دشمنون کی زبان پر جاری ہوئے اور دشمنون کی تہمت بالشان تو تون کے چھپانے سے چھپ نہ سکے جتنی کوششین حقیقت کے خلاف کی گئین اتنا ہی تاریخ نے امانت داری کیساتھ مناقب کو پیش کر دیا اور متعصبین کو نامرادی کا روز سیاہ دیکھنا تھا نہ طعنزاد حدیثین مفید ہوئین نہ خود ساختہ اقوال فائدہ مند ہوئے عصبیت کے پرزور مظاہرہ کے ساتھ آفتاب فضیلت کی چمک بڑھتی گئی ۔

مولود کعبہ عیسائی نقطہ نظر سے

امیرالمومنین علی بن ابی طالب صلوات اللہ وسلامہ علیہ کی کعبہ مین ولادت نہ صرف اسلامی نقطہ نظر سے ثابت ہے بلکہ عبدالمسیح انطاکی بھی جو ملک شام کے قدیم شہر حلب کے عیسائی عالم ہین اپنے معرکہ آرا قصیدہ مین جو ۵ ہزار ۹۰ عربی اشعار پر مشتمل ہے

اعتراف کرتے ہین ؎

فی رحبۃ الکعبۃ الزھرا قد انبثقت — انوار طفل وضائت فی مغانیھا

قالوا ابن من فاجیبوا انہ ولد — من نسل ھاشم من اسمیٰ دراریھا

ھنّوا اباطالب الجواد والدہٗ — والام فاطمۃ ھیوا نھنیھا

(ترجمہ) کعبہ معظمہ کی فضا مین ایک نومولود بچہ کے چہرہ کی چھوٹ پھیل گئی اور ایک مرتبہ اسکے در و دیوار کو روشن کر دیا لوگ پوچھتے ہین یہ کس کا فرزند ہی بتلا دو کہ یہ بنی ہاشم کے خاندان کی بلند ترین نسل کا مبارک بچہ ہی اوسکے باپ سخی اور جواد ابوطالب کو اس فرزند کی تہنیت پیش کرو اور چلو چل کر اسکی ماں فاطمہ بنت اسد کو مبارکباد دین۔

قصیدہ طویل در واقعہ ولادت پے در پے اشعار مین نظم کیا گیا ہی جس کی تفصیل کی چندان ضرورت نہین ان اشعار کے ساتھ فاضل شاعر نے جو شرح کی ہی وہ سرمہ کش دیدہ دل ہی۔

کانت ولادۃ سیدنا ومولانا امیر المومنین فی العام الثلاثین لولادۃ المصطفیٰ علیہ وعلی آلہما الصلوٰۃ والسلام علی ما حقق المحققون فیکون ولادتہ الشریفۃ حول ۶۰۱ مسیحیۃ ومن بشائر سعدۃ علیہ صلوات اللہ انہ ولد فی الکعبۃ ولد امہ فیھا فاستبشر بذلک ابوہ وعمومتہ عند ولادتہ الشریفۃ دعتہ امہ حیدرۃ ومعنی ھذہ الکلمۃ الاسد فکانہا ارادت ان تسمیھا باسم ابیھا۔

(ترجمہ) ہمارے سردار اور آقا کی پیدائش ارباب تحقیق کے ارشاد کے موافق حضرت رسولؐ کی ولادت سے ۳۰ سال بعد ہوئی اور اس حساب سے ولادت آپکی تقریباً ۶۰۰ء مین واقع ہوئی اور پیدائش کے مسو خصوصیات سے یہ ہے کہ آپ کعبہ کے اندر پیدا ہوے اور آپ کی ولادت سے باپ چچا سب ہی خوش ہوئے ماں نے حیدر کہہ کے پکارا جسکے معنی شیر کے ہین گویا مقصود یہ تھا کہ اپنے باپ کے نام پر نام رکھین "۔

اس عبارت سے صاف ظاہر ہے کہ کعبہ مین ولادت کا ہونا اتنی محدود حیثیت نہین رکھتا کہ اوس کا اثر صرف اسلامی لٹریچر تک ہو بلکہ اسقدر غیر معمولی شہرت پا چکا ہے کہ خواہ مخواہ عیسائیون کو اوسے تسلیم کرنا پڑا اور کعبہ مین ولادت کے قائل ہونیوالون کو محقق کا خطاب ملا۔

حکیم بن حزام کی ولادت پر اجمالی نظر

گو اس سے قبل ثابت کیا جا چکا ہے کہ کعبہ مین جناب امیر المومنین علی بن ابی طالب صلوات اللہ وسلامہ علیہ کے سوا کوئی فرد بشر پیدا نہین ہوا مگر پھر بھی ہمارا دعوی تشنہ بیان ہے اور مطلب پر ایک ہلکا سا پردہ پڑا ہے جس کے اٹھانے کیلئے دو تنقیحین قائم ہونا ضروری ہین۔

(۱) حکیم بن حزام کون تھا۔

(۲) اوسکی ولادت کب ہوئی۔

ان دونون تنقیحون پر بحث کرنیکے بعد واقعہ کی نوعیت ظاہر وآشکار ہوکر نقاب کشائی آسان ہی۔

پہلی تنقیح اس سے کوئی شخص انکار نہین کرسکتا کہ حکیم بن حزام نے ولادت کے بعد مدتون کفر والحاد کی زندگی بسر کی ہی جن لوگون نے اوسکی پیدائش پر روشنی ڈالی ہی اونھون نے کوئی بات ایسی نہین بیان کی جس سے اوسکا اجلال عام لوگون مین ظاہر ہو علامہ ابن عبدالبر واقعہ ولادت کو حسب ذیل الفاظ مین لکھتے ہین ۔

ان امہ حملت الکعبۃ فی نسوۃ من قریش وھی حامل فضربھا المخاض فاتیت بنطع فولدت علیہ (استیعاب فی فضائل الاصحاب صـ ۱۲۲)

حکیم بن حزام کی ماں کعبہ مین چند زنان قریش کیساتھ داخل ہوئی درانحالیکہ حمل سے تھی پس درد شروع ہوگیا اور فرش لاکر بچھا دیا جس پر حکیم بن حزام پیدا ہوا"۔

اگر اس واقعہ مین کچھ بھی صداقت ہوتی تو قریش مین کعبہ کو جو مرکزی حیثیت حاصل تھی اوس کو ملحوظ رکھتے ہوے ہم کہتے کہ اس قسم کے اتفاقی حادثہ کعبہ مین بہت ہوے ہون گے مگر صاحب استیعاب کے غیر ذمہ دارانہ الفاظ جسمین نہ تو کعبہ کے اندر ولادت کی تصریح ہی نہ سلسلہ سند کی کوئی بحث کی ہی اور نہ ماخذ کا کچھ ذکر ہی خود بتاتے ہین کہ قصہ طبعزاد ہی اور پھر اوسوقت جبکہ سبط ابن جوزی ایسے محقق نے روایت کو ضعیف سمجھکر تذکرہ کے لائق بھی نہ سمجھا

شہید ثالث علامہ شوستری کا جواب

اس مقام پر مناسب معلوم ہوتا ہے کہ علامہ قاضی نور اللہ شوستری کے رشحہ قلم کو بھی نقل کر دیں آپ فاضل ابن روزبہان کے جواب میں فرماتے ہیں۔

حکمہ بعدم التصحیح سقیم بعد ما روی المصنف ذلک من کتاب بشائر المصطفیٰ وقد رواہ عن یزید بن قعنب رواہ ابن مغازلی مرفوعا الی علی بن الحسین علی ما نقلہ صاحب کشف الغمۃ وکفی بروایۃ مثلہما من اہل السنۃ حجۃ لنا علیہم کما مر وجہہ مرارًا ایضًا کما صرح بہ الراوی الفضیلۃ والکرامۃ فی ان باب الکعبۃ کان مقفلا ولما ظہر اثار وضع الحمل علی فاطمۃ بنت اسد وہی عند الطواف خارج الکعبۃ افتتح الباب باذن اللہ تعالیٰ وہتف لہا ہاتف بالدخول وعلی تقدیر صحۃ تولد حکیم بن حزام قبل الاسلام علی وسط بیت اللہ الحرام فانما کان بحسب الاتفاق کما یتفق سقوط الطفل عن المراۃ والعجل عن البقرۃ فی الطریق وغیرہ علی انہ لا ندعی التشرف بولادتہ فی الکعبۃ فانہ ہو الکعبۃ الحقیقیۃ لاہل الانتباہ وقبلۃ اقبال المقبلین الی اللہ کما روی عنہ انہ قال نحن کعبۃ اللہ ونحن قبلۃ اللہ۔ (احقاق الحق)

اوسکی صحت کے خلاف آواز بلند کرنا سقیم ہے اسلئے کہ جب مصنف نے بشائر المصطفیٰ

سے روایت اخذ کی اور اوسمین یزید بن قعنب سے روایت کی گئی اور اُسے ابن مغازلی نے نقل کیا جس کا سلسلہ سند امام زین العابدین علیہ السلام تک پہونچتا ہی جیسا کہ صاحب کشف الغمہ نے اوسے نقل کیا ہی تو علمار اہلسنت مین سے ایسے دو شخصون کی روایت اون پر ہماری حجت قائم ہونے کیلئے کافی ہی جیسا کہ بارہا ذکر آچکا ہی اور نیز بتصریح راوی کی بنا بر فضیلت اور بزرگی اس امر مین ہی کہ دروازہ کعبہ کا مقفل تھا اور جب آثار وضع حمل طواف کرتے وقت بیرون کعبہ فاطمہ بنت اسد پر طاری ہوے تو اون کیلئے حکم خدا سے کعبہ کا در کھلا اور ہاتف نے اندر اون کیکہ داخل ہونے کی روایت کی۔

اور اگر حکیم بن حزام کی ولادت کو قبل اسلام خانہ کعبہ مین فرض بھی کرلین تو وہ ایک اتفاقی امر تھا جس طرح اتفاقاً عورتون کا حمل گرجاتا ہی اور راستہ مین گائے بچہ جن دیتی ہے علاوہ اسکے ہم اس بات کے مدعی تھوڑی ہین کہ کعبہ مین ولادت سے اون کیلئے کوئی شرف ہوا اسلئے کہ وہ جناب خود کعبہ حقیقی ہین اور خدا کی طرف توجہ کرنیوالون کیلئے قبلہ جیسا کہ اون جناب سے روایت ہی کہ کعبہ خدا ہم ہین اور قبلہ خدا ہم ہین "

اس عبارت مین شہید علیہ الرحمہ نے صرف ابن مغازلی کی روایت سے استدلال کیا ہی جس کو ہم نذر قرطاس کر چکے ہین مگر خدا کا شکر کہ ہم نے علمار اہلسنت کی ایک بڑی تعداد کے قلم سے حکیم بن حزام کی ولادت کو بے بنیاد ثابت کر دیا۔ اب صاحب

ابطال الباطل کا یہ کہنا کہ المشھور بین الشیعۃ ان امیرالمومنین ولد فی الکعبۃ سراسر ہٹ دھرمی اور انصاف کیخلاف ہے بلکہ ابن روزبہان کی عبارت کو اس طرح ہونا چاہیئے۔

المشھور بین السنۃ والجماعۃ ان امیرالمومنین ولد فی الکعبۃ لیکن ہم بہر حال ابن روزبہان کے شکرگذار ہیں کہ انھوں نے بآن عصبیت حضرت امیرالمومنین تسلیم کیا ہے اور ہم کو یہ کہنے کی گنجائش ہوئی کہ جو صحیح معنون میں امیرالمومنین ہو اوسکی جاء ولادت کیلئے وہی جگہ موزون ہے جو زمین میں منتخب ہو اور یہ بات صرف کعبہ میں تھی۔

دوسری تنقیح

اگرچہ ضمناً یہ ثابت ہوچکا ہے کہ جو لوگ حکیم ابن حزام کی ولادت کے قائل ہیں وہ بھی یہ کہتے ہیں کہ حکیم بن حزام کفر کی حالت میں پیدا ہوا لہذا اوسکی شان کعبہ میں ویسی ہے جیسا کہ خانہ خدا میں بتون کی حیثیت تھی پھر بھی مزید تبصرہ کی ضرورت ہے علامہ ابن عبدالبر لکھتے ہیں۔

کان مولدہ قبل الفیل بثلث عشرۃ سنۃ وعاش حکیم بن حزام فی الجاھلیۃ ستین سنۃ وفی الاسلام ستین سنۃ وتوفی بالمدینۃ فی خلافۃ معاویۃ سنۃ اربع وخمسین وھو ابن مایۃ وعشرین سنۃ (استیعاب جلد اول صہ ۱۳۲)

حکیم بن حزام سرور کائنات صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی ولادت سے تیرہ برس پہلے پیدا ہوا اور ۶۰ برس ایام جاہلیت مین اور ساٹھ برس اسلام مین رہا اور مدینہ مین امیر معاویہ کے دور حکومت ۵۴ھ مین ۱۲۰ برس کی عمر مین وفات پائی"۔

ہمارے خیال مین یہ فیصلہ کن عبارت ہے جس کے مطالعہ کے بعد اب کوئی شبہ باقی نہین رہتا اور آسانی کے ساتھ فیصلہ کیا جا سکتا ہی کہ اگر ہم تسلیم بھی کر لین تو جو شخص پیغمبر خدا کی ولادت سے تیرہ۱۳ برس پہلے فترت کی تاریکی اور لامذہبی کی گھٹاؤن مین کعبہ مین پیدا ہوا اوس کا مسلمانون مین کیا وقار ہو سکتا ہی۔ پیغمبر اسلام کی ولادت سے پہلے کعبہ مین جو واقعات ظہور پذیر ہون اون کا اسلام ہرگز ذمہ دار نہین ہی اور جو شخص ساٹھ برس کی طویل مدت تک کفر و شرک کی زنجیرون مین مقید رہا ہو اوسکو کعبہ کے شرف سے کوئی حصہ نہین پہونچ سکتا۔ شیخ زین العابدین عمر بن محمد بن ابی الفوارس وردی معری شافعی نے لکھا ہے کہ حکیم بن حزام ۸ھ ہجری مین اسلام لایا (ملاحظہ ہو تاریخ ابن وردی جلد اول ص۱۳۰ چھاپہ کلکتہ ۱۲۸۵ھ)

دوسری لفظون مین اسکے معنی یہ ہوے کہ پیغمبر اسلام کی وفات سے ڈھائی برس پہلے جو شخص مسلمان ہوا ہو اوسکو اوس مقتدر ہستی کے مقابلہ مین پیش کیا جا رہا ہی کہ جو سب سے پہلے ایمان لایا۔

ترسم نہ رسی بکعبہ اے اعرابی
کین رہ کہ تو میروی بہ ترکستان است

ابن ابی الحدید معتزلی کی رائے پر ایک نظر

واقعہ نگاری کی حیثیت سے ہمارا فرض ہے کہ شارح نہج البلاغہ کی ابلہ فریبی پر بھی ناظرین کو مطلع کرتے جائیں اسلاف کی کورانہ تقلید میں آپ کو بھی شاہ راہ ہدایت نظر نہ آئی اور "مذبذبین بین ذالک" کے مصداق بننے کے شوق میں لکھتے ہیں۔

واختلف فی مولد علی این کان فکثیر من الشیعۃ یزعمون انہ ولد فی الکعبۃ والمحدثون لا یعترفون بذلک ویزعمون ان المولود فی الکعبۃ حکیم بن حزام بن خویلد بن اسد بن عبد العزی۔

(شرح نہج البلاغہ جلد اول ص۳)

علی بن ابی طالب کی جائے ولادت میں اختلاف ہے شیعوں میں ایک کثیر جماعت گمان کرتی ہے کہ وہ کعبہ میں پیدا ہوئے لیکن محدثین کو اس سے انکار ہے اور ان کا گمان ہے کہ کعبہ میں حکیم بن حزام بن خویلد بن اسد بن عبد العزیٰ پیدا ہوا۔

ہمیں افسوس ہے کہ ابن ابی الحدید ایسے شخص نے مولد حضرت علیؑ کا ذکر کرتے ہوئے اپنی آنکھوں پر حجاب غفلت ڈال لئے اور تمام کتب سیر و تاریخ سے قطع نظر کرلی اور کعبہ کے مولد علی ہونے کو شیعوں کے سر تھوپا گویا تمام وہ کتابیں جس میں حضرت کی ولادت کا ذکر ہے ان کی نظر سے گذری ہی نہیں طرفہ یہ کہ

فاضل ابن روزبہان کی شاگردی میں نئی بات کہی اونھوں نے اس واقعہ کا ثبوت
موزخین کے قلم سے طلب کیا تھا انھون نے لفظ بدل کے محدثین کے انکار کو
دلیل قرار دیا ہے اسکے معنی یہ ہین کہ فاضل ابن روزبہان اور ابن ابی الحدید
رجال کے خلاف اعلان جنگ کرنا چاہتے ہین اور تمام وہ موزخین جنھون نے
جناب امیرؑ کو مولود کعبہ کہا ہے صاحب ابطال الباطل کے نزدیک موزخ نہ تھے
اور وہ تمام محدثین جنھون نے اپنے قلم سے اس واقعہ کا ثبوت دیا ہے ابن
ابی الحدید کے نزدیک فن حدیث سے معرا تھے یہ وہ تعصب انگیز تخیلات ہین
جو اہل عقل مین کبھی مقبول نہین ہو سکتے ۔ ہمارے جلیل القدر عالم علی بن عبداللہ
بن علی البحرانی شارح نہج البلاغہ کا جواب بتیر مجرے لکھتے ہین ۔

فلا التفات حینئذٍ لتوقف ابن ابی الحدید فی ذلک نزعما ان
المحدثین لا یعترفون ویزعمون ان المولود فی الکعبۃ حکیم بن حزام
اذ لا عبرۃ بزعمھم بعد ما سمعت فیہ من الصحۃ ولا ریب ان
المحدثین زعموا ھذہ الفضیلۃ لحکیم بن حزام لینا قضوا ۔ ما ورد
لامیر المومنین کما ھی عادتھم والحق لا یزید الا علوا وظھورا
والصدق لا یزال یتوقد ضیاءً ونورا ۔

(منار الہدیٰ فی اثبات النص علی الائمۃ النجباء)

ابن ابی الحدید کے اس جگہ توقف کرنیکی طرف التفات کی ضرورت نہین در انحالیکہ

اوسکا گمان ہی کہ محدثین اس کا اقرار نہین کرتے اور اپنے نزدیک سمجھتے ہین کہ کعبہ مین پیدا ہونیوالا حکیم بن حزام تھا اون کے زعم ناقص پر توجہ کی نہین ضرورت بعد اسکے کہ صحت و وثوق کے ساتھ واقعہ اپنی جگہ ثابت ہی اور اسمین شک نہین کہ محدثین نے اس شرف کو حکیم بن حزام کیلئے صرف حضرت امیرالمومنینؑ کا مرتبہ گھٹانے کیلئے تجویز کیا جیسا کہ اونکی عادت ہی۔

مولد علیؑ کی مکہ مین غلط نبیاد

زیادہ افسوس اس بات کا ہی کہ اختلاف کی خلیج حائل کرنیوالون نے قلمی جدوجہد مین ناکامیاب ہونے پر بھی دم نہ لیا اور حسد کے جذبے سے مجبور ہوکر مکہ کی پاک سرزمین پر "مولد علی" کے نام سے ایک عمارت کی نبیاد ڈالی تاکہ حاجیون مین ہر کہ و مہ اس کا گواہ ہوجائے کہ علی کی ولادت گاہ کو کعبہ کی چاردیواری سے کوئی تعلق نہین ہی وہ ایک علیحدہ مقام ہی جو مولد نبی سے متصل ہی۔

اگر تخریبی کوششون مین دونون صورتون کا موازنہ کیا جائے تو پہلی صورت سے زیادہ یہ دوسری صورت خطرناک تھی کاغذ پر دلیل و برہان کی کاٹ سے عمارت کے نقوش مٹادینے سے عمارت کی نبیاد کو متزلزل کردینا زیادہ دشوار ہی گو یہ عمارت اُسوقت سے آجتک باقی رہی اور ابن سعود نے اماکن متبرکہ کے آثار محو کرنیکے ساتھ اسکو بھی ڈھادیا اور اخبارات مین اس خبر نے گردش کی کہ مولد علی بھی منہدم

کر دیا گیا" مگر جب مکہ مین یہ عمارت باقی تھی او سوقت بھی خود نسبت دینے والون
مین اسکا وقار نہ تھا اور اسکے خلاف قلم اٹھتے تھے گذشتہ اوراق مین ہم کہہ چکے
ہین کہ قطب الدین حنفی نے کتاب الاعلام مین اس بے بنیاد خبر کو ابھارا اور فاضل
گجراتی نے اپنے قلم سے بجلی کی تحرک بھی ہم مین نہ تھے اور تکذیب کرنیوالے کا تعلق
بھی ہمارے فرقہ سے نہین ہے یہی روش محمد جار اللہ بن محمد امین الدین بن ابوبکر
بن ظہیرہ حنفی مکی نے بھی اپنی تصانیف مین اختیار کی ہے جب نظر تعمق سے دیکھنے
کے بعد مصنف کے ضمیر کا پتہ چلتا ہے اگر مخالفت مین قلم اٹھا تو دبی زبان حق کی
طرف بھی راہنمائی ہوئی یہ سموئی ہوئی باتین خیالات کے تذبذب کی دلیل ہین فاضل
مذکور مکہ کی تاریخ اور وہان کے "مقامات متبرکہ کی فہرست دیتے ہوے لکھتے ہین۔

منہا مولد سیدنا علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ وھو بالمحل المعروف
بشعب علی وھو مقابل لمولد النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقیل انما مولد علی
رضی اللہ عنہ فی جوف الکعبۃ (جامع اللطیف)

از انجملہ مولد ہے ہمارے سردار علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ کا وہ جگہ مشہور
ہے کہ شعب علی کیسا تھ جو مولد نبی کے روبرو واقع ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ
اسبات مین انحصار ہے کہ اون حضرت کی ولادت گاہ بطن کعبہ ہے"

مولف کا یہ رویہ ہمارے مطلوب کا مزید ثبوت ہے کہ وہ شعب علی کا پتہ
دینے کے بعد اس عبارت پر ہرگز تیار نہین ہین آپکے مولود کعبہ ہونے کو نظرانداز

کر دین گیا ان تمام تصریحات اور شواہد کے بعد بھی فاضل ابن روزبہان کا یہ کہنا صحیح ہے کہ علی کی ولادت کعبہ مین صرف شیعون مین مشہور ہے ؟

تمام بحث کا نتیجہ

یا

اسلام کے زبردست مورخین کا فیصلہ

یہ ہے کہ مولود کعبہ صرف علی مرتضیٰ ع کی ذات ہے اور اون کے سوا کوئی بھی کعبہ کی چار دیوار مین پیدا نہین ہوا حکیم بن حزام کی ولادت کا واقعہ سلسلہ سند مین ضعیف ہونے سے افسانہ سے زیادہ حیثیت نہین رکھتا خانہ کعبہ کے سوا کوئی اور مولد علی بن ابی طالب کا نہین ہے اور وہ بحمد اللہ آج بھی باقی ہے چار دانگ عالم کے تمام مسلمان خواہ وہ کسی فرقہ سے تعلق رکھتے ہون حج مین اوسی کا طواف کرتے ہین ؎

طواف خانہ کعبہ از ان شد بر ہمہ واجب
کہ انجا در وجود آمد علی بن ابی طالب



حجج وبینات

اپنی نوعیت کی پہلی کتاب جو عالم اسلامی مین ظاہر ہوئی ہی ۱۳۵۰ھ مین شاہد شرفہ ائمہ معصومین علیہم السلام سے جو حیرت انگیز مظاہر قدرت یعنے معجزات ظاہر ہوئے اُنکے مستند تفصیلی واقعات اسمین شایع کئے گئے ہین جو ارباب ایمان کے لئے بصیرت افروز اور تمام مذاہب و اقوام کے مقابل صداقت و حقانیت کی دلیل ہین۔ یہ کتاب بھی حضرت سیّد العلما دام ظلہ کا نتیجہ قلم اور اُن ہی کی ذاتی تحقیقات اور کاوش کا نتیجہ ہے تقطیع ۲۰×۲۶ کاغذ سفید چکنا۔

قیمت صرف ایک روپیہ - خرچہ ڈاک دو آنہ (۲/)

ذخیرۃ الاحکام

عرصہ سے اس ضرورت کا احساس کیا جا رہا تھا کہ حضرت سیّد العلماء دام ظلہ کے فتاوی اور ضروری مسائل فقہ کا مجموعہ شایع کیا جائے چنانچہ سردست یہ مختصر اور اہم مسائل کا مجموعہ شایع کیا گیا ہے انشاء اللہ آئندہ ایک مبسوط کتاب مسائل فقہ مین جو تمام ابواب فقہ کی جامع ہوگی شایع کیجاویگی۔

قیمت فی جلد چار آنہ اور خرچہ ڈاک ایک آنہ

سید ابن حسین سیکرٹری امامیہ مشن حسین آباد لکھنؤ

امامیہ مشن کے تبلیغی رسالے

	قیمت	خرچہ ڈاک
(۱) قاتلان حسینؑ کا مذہب (تیسرا ایڈیشن)	۴/	۱/
(۲) تحریف قرآن کی حقیقت (دوسرا ایڈیشن	۶/	۱۰/
(۳) مولود کعبہ 〃	۱/	۱۰/
(۴) وجود حجت 〃	۴/	۱/
(۵) اصول دین اور قرآن	۴/	۱/
(۶) اتحاد الفریقین۔ پہلا حصہ (دوسرا ایڈیشن)	۴/	۱/
(۷) حسینؑ اور اسلام اردو (دوسرا ایڈیشن)	۲/	۲
(۸) 〃 〃 〃 ہندی	۱۰/	۲
(۹) 〃 〃 〃 انگریزی	۲/	۲
(۱۰) متعہ اور اسلام	۸/	۱۰/
(۱۱) امامت ائمہ اثنا عشر اور قرآن	۲/	۱۰/
(۱۲) تجارت اور اسلام	۳/	۱۰/
(۱۳) اتحاد الفریقین۔ دوسرا حصہ	۴/	۱/
(۱۴) علیؑ اور کعبہ	۱/	۱۰/

سکریٹری امامیہ مشن۔ لکھنؤ